

زکوٰۃ کے مسائل

أَقِمْوُ الصَّلَاةَ

وَأَتُوا الزَّكَاةَ

مُحَمَّدُ الْقِبَالِي

جہانیت پبلیکیشنز لاہور



کتاب الزکاة

8

زکوٰۃ کے مسائل

نظر ثانی شدہ ایڈیشن

محمد اقبال کیلانی

حکایت پبلیکیشنز

۳- یوسف مارکیٹ . غزنی سٹریٹ . اردو بازار لاہور

فہرست

نمبر شمار	اسماء الأبواب	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	6
2	الْیَتِیۃُ	نیت کے مسائل	26
3	فَرَضِیۃُ الزَّكَاةِ	زکاة کی فرضیت	27
4	فَضْلُ الزَّكَاةِ	زکاة کی فضیلت	29
5	اَہْمِیۃُ الزَّكَاةِ	زکاة کی اہمیت	31
6	الزَّكَاةُ فِی ضَوْءِ الْقُرْآنِ	زکاة، قرآن مجید کی روشنی میں	38
7	شُرُوطُ الزَّكَاةِ	زکاة کی شرائط	43
8	آدَابُ اخْذِ الزَّكَاةِ وَ اِیْتَائِہَا	زکاة لینے اور دینے کے آداب	45
9	اَلْأَشْیَاءُ الَّتِیْ تَحِبُّ عَلَیْہَا الزَّكَاةُ	وہ اشیاء، جن پر زکاة واجب ہے	53
10	اَلْأَشْیَاءُ الَّتِیْ لَا تَحِبُّ عَلَیْہَا الزَّكَاةُ	وہ اشیاء، جن پر زکاة واجب نہیں	64
11	مَصَارِفُ الزَّكَاةِ	زکاة کے مصارف	66
12	مَنْ لَا تَحِلُّ لَہُ الزَّكَاةُ	زکاة کے غیر مستحق لوگ	74
13	ذُمُّ الْمَسْئَلَةِ	سوال کرنے کی مذمت	77
14	صَدَقَةُ الْفِطْرِ	صدقہ فطر کے مسائل	79
15	صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ	نفل صدقہ	82
16	مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٍ	متفرق مسائل	89
17	اَلْأَحَادِیْثُ الصَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ	ضعیف اور موضوع احادیث	95

فاضل ہیں اور شروع ہی سے دینی تحریکات سے وابستہ اور ان کے زیر سایہ کام کرتے رہے ہیں۔ اس کام کے نتیجے میں ان پر یہ عقدہ کھلا کہ امت کی اصلاح کا اصل کام یہ ہے کہ اسے خالص کتاب و سنت کی تعلیمات سے وابستہ کیا جائے اور ادھر ادھر کے خیالات اور فلسفیانہ اور عقلی مویشگافیوں میں الجھایا اور مبتلا نہ کیا جائے، چنانچہ انہوں نے اس کام کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا اور عامۃ الناس کے روزمرہ کے مسائل کے تعلق سے خالص کتاب و سنت سے معلومات جمع کرنی اور ترتیب دینی شروع کیں اور دیکھتے دیکھتے کئی کتابیں تیار ہو گئیں۔ نوجوانوں اور طالبان ہدایت کے لئے ایک خالص اور جامع دینی کورس تیار ہو گیا۔

مولف نے تفہیم السنۃ میں مسائل و احکام کی دریافت اور ان کے حل کے لئے جو منہج (طریقہ) اختیار کیا ہے کوئی شبہ نہیں کہ یہ وہ واحد منہج ہے جس سے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں اور جو بالکل بے خطا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ بعض مسائل کی تحقیق میں موصوف کی نگاہ متعدد روایات میں سے کسی ایک ہی روایت تک محدود رہ گئی ہو اور اس طرح انہوں نے جو نتیجہ اخذ کیا ہو، اس سے اختلاف کیا جاسکے، لیکن ان کے منہج کی سلامتی اور درستگی سے اختلاف اور اس میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے ان کی کتابوں سے تقریباً کامل اطمینان کے ساتھ استفادہ کیا جاسکتا ہے اور ان پر مکمل اعتماد بھی کیا جاسکتا ہے۔

اللہ کا کرم ہے کہ مولانا کیلانی کی ان تالیفات سے نوجوانوں کی پوری ایک جماعت کو ہدایت و رہنمائی حاصل ہو رہی ہے اور وہ سنت رسول کو بیان کرنے والی ان کتابوں کو پا کر نہایت ہی مطمئن اور مسرور ہیں۔ اللہ اس سرور کو یوم قیامت میں بھی قائم و باقی رکھے اور مولف اور مستفیدین کو جزائے خیر سے شاد کام کرے۔ آمین!

(مولانا) صفی الرحمن مبارک پوری (رحمہ اللہ)

20 صفر 1421ھ

(رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ کے عالمی مقابلہ میں
اول آنے والی کتاب ”الرحیق المختوم“ کے مؤلف)



﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ (9:103)
 ”اے نبی ﷺ! تم ان کے اموال سے زکاة لو تاکہ ان کو گناہوں سے پاک کرو اور ان کے
 (درجات) بلند کرو۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 103)

زکاة ادا کرنے سے نہ صرف گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے مال میں اضافہ کرنے کا
 وعدہ بھی کر رکھا ہے۔ سورہ روم میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَا اَتَيْتُمْ مِنْ زَكْوَةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ﴾
 (39:30)

”اور جو زکاة تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دینے والے ہی اپنے
 مال میں اضافہ کرتے ہیں۔“ (سورہ روم، آیت نمبر 39)

لفظ ”زکاة“ کا لغوی مفہوم پاکیزگی اور اضافہ ہے جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پہلے مفہوم
 کے مطابق اس عبادت سے انسان کا مال حلال اور پاک بنتا ہے اور نفس بھی تمام گناہوں اور برائیوں سے
 پاک ہو جاتا ہے۔ دوسرے مفہوم کے مطابق زکاة ادا کرنے سے نہ صرف مال میں اضافہ ہوتا ہے، بلکہ
 اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ادائیگی زکاة کے ان فوائد کے ساتھ ساتھ ایک نظر زکاة ادا نہ کرنے کے نقصانات پر بھی ڈالنی ضروری
 ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حم سجدہ میں زکاة ادا نہ کرنے کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہے۔

﴿وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكْوَةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ
 كٰفِرُوْنَ ۝﴾ (6-7:41)

”تباہی ہے ان مشرکوں کے لئے جو زکاة ادا نہیں کرتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔“ (سورہ حم
 سجدہ، آیت نمبر 6 تا 7)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”زکاة ادا نہ کرنے والوں کا مال و دولت تباہ و برباد ہو جاتا
 ہے۔“ (طبرانی)

”ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”زکاة ادا نہ کرنے والے لوگ قحط سالی میں مبتلا
 کر دیئے جاتے ہیں۔“ (طبرانی) دنیا میں اس تباہی اور بربادی کے علاوہ آخرت میں ایسے لوگوں کو جو سزا دی



جنگ کرنے والوں میں سارے کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورے شرح صدر کے ساتھ شامل تھے اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی، جو زکاة ادا نہیں کر رہا اس کا ایمان اس کی نماز اور اس کا روزہ وغیرہ سب بے کار اور عبث ہیں۔“

قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اسلام کے رکن زکاة پر ایمان رکھنا اور عمل کرنا کتنا اہم اور ضروری ہے۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جب زکاة اسلام کی تکمیل، گناہوں کے کفارے، تزکیہ نفس، رضائے الہی اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے تو یہ بذات خود ایک مطلوب اور مقصود عبادت ہے نہ کہ کسی دوسری عبادت کے حصول کا ذریعہ۔

ارفع واعلیٰ اقدار کی آبیاری:

خالق کائنات نے قرآن مجید میں انسان کی جن کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی ہے ان میں سے ایک مال کی محبت ہے کہیں اللہ پاک نے اس حقیقت کا اظہار یوں فرمایا ہے۔

﴿وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝﴾ (100:8)

”انسان دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔“ (سورہ العادیات، آیت نمبر 8)

کہیں فرمایا

﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝﴾ (89:20)

”تم لوگ مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو۔“ (سورہ الفجر، آیت نمبر 20)

کہیں ارشاد مبارک ہے۔

﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۝﴾ (15:64)

”تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے (آزمائش ہیں۔“ (سورہ تغابن، آیت نمبر 15)

رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہر امت کے لئے ایک (خاص) آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال میں ہے۔“ (ترمذی)

سورہ ن میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا سبق آموز قصہ بیان فرمایا ہے۔ ایک شخص بڑا نیک اور سخی تھا اس کے پاس ایک باغ تھا وہ باغ کی پیداوار سے اپنے گھر اور کھیتی باڑی کے اخراجات نکال کر باقی پیداوار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرتا تھا۔ اللہ نے اس کے مال میں بڑی برکت ڈال رکھی تھی۔ وہ آدمی فوت ہوا تو اس

انسانی اقدار مثلاً ایثار و قربانی، احسان، جود و سخا، ہمدردی، غم خواری، خیر خواہی، نرم دلی، محبت اور اخوت وغیرہ کی آبیاری کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اولین اسلامی معاشرہ میں مذکورہ بالا تمام اقدار کی مثالیں اس کثرت سے ملتی ہیں گویا تمام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکمل طور پر انہی اعلیٰ و ارفع اقدار کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔ جنگ یرموک کے موقع پر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدید گرمی میں زخموں سے چور میدان جنگ میں شدت پیاس سے تڑپ رہے تھے کہ اتنے میں ایک مسلمان پانی لے کر آیا اور مجروح مجاہدین کے سامنے پیش کیا۔ پہلے نے کہا دوسرے کو پلاؤ، دوسرے نے کہا تیسرے کو پلاؤ، وہ ابھی تیسرے تک پہنچا نہیں تھا کہ پہلا شہید ہو گیا۔ تب دوسرے کی طرف پلٹا تو دیکھا کہ وہ بھی پیاسا اپنے مالک کے حضور پہنچ چکا ہے اور جب تیسرے کے پاس آیا تو وہ بھی اسی حالت میں اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔ (بحوالہ ابن کثیر)

بخاری اور مسلم کا روایت کردہ درج ذیل واقعہ انسانی تاریخ میں ایثار و قربانی کے حوالے سے اپنی طرز کا منفرد واقعہ ہے:

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں سخت بھوکا ہوں کھانا کھلائیے“ رسول اللہ ﷺ نے باری باری اپنے تمام گھروں میں آدمی بھیجا۔ ہر گھر سے یہی جواب ملا کہ آج تو ہمارے اپنے لئے بھی کچھ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا ”کون شخص آج کی رات اس آدمی کو اپنا مہمان بناتا ہے۔“ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں انہیں اپنا مہمان بناتا ہوں چنانچہ انہیں اپنے گھر لے گئے، جا کر بیوی کو بتایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں، لہذا ہمیں خود کھانے کو ملے یا نہ انہیں ضرور دینا ہے۔ اہلیہ نے کہا ”گھر میں بچوں کے کھانے کے لئے کچھ ٹکڑے رکھے ہیں اور تو کچھ نہیں۔“ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”بچوں کو کسی نہ کسی طرح بہلا کر سلا دو اور ہم دونوں جب کھانا کھانے بیٹھیں تو تم کسی بہانے چراغ بجھا دینا میں ویسے ہی پاس بیٹھا رہوں گا اور مہمان سیر ہو کر کھانا کھالے گا۔“ دونوں نے ایسا ہی کیا صبح جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ”کہ تم دونوں میاں بیوی کے عمل سے اللہ تعالیٰ خوش ہوئے ہیں اور ہنسے ہیں۔“ اور یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (59:9)

”اور خود حاجت مند ہونے کے باوجود دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔“ (سورہ حشر، آیت نمبر 9)

”اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گناہ بڑھا کر دے گا اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا، اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان اور حوصلے والا ہے۔“ (سورہ التغابن، آیت نمبر 17)

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝﴾ (93:3)

”تم لوگ اس وقت تک نیکی (کے معیار مطلوب) کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی وہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو جنہیں تم محبوب رکھتے ہو۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 92)

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعَّهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝﴾ (11:57)

”کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے؟ بہترین قرض تاکہ اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس کرے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔“ (سورہ حدید، آیت نمبر 11)

صدقہ و خیرات کی ترغیب میں چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں

- ① ”صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا ہے، اور بری موت سے بچاتا ہے۔“ (مسند احمد)
- ② ”قیامت کے دن صدقہ مومن پر سایہ بن جائے گا۔“ (مسند احمد)
- ③ ”صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ مصائب صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔“ (رزین)
- ④ ”صدقہ قیامت کے دن جہنم سے ڈھال ہوگا۔“ (طبرانی)
- ⑤ ”صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔“ (مسلم)
- ⑥ ”جو شخص کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز ریشم پہنائے گا، جو شخص کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے میوے کھلائے گا، جو شخص کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں عمدہ شراب پلائے گا۔“ (ابوداؤد، ترمذی)
- ⑦ ”وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو رات پیٹ بھر کر سویا اور اس کا پڑوسی بھوکا رہا حالانکہ اسے اس بات کی خبر تھی۔“ (طبرانی)
- ⑧ ”میں اور یتیم رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کا سر پرست جنت میں اس طرح ایک ساتھ ہوں گے (آپ ﷺ نے دوا لگایاں کھڑی کر کے یہ بات ارشاد فرمائی)“ (صحیح مسلم)